ضیاء القاسمی کا سیاہ بیان

...."علماء دیوبند نے بنایا تھا پاکستان"

کا رد اور دنداں شکن جواب

پاکستان کا حقیقی پس منظر

﴿ تاریخی حوالوں اور دیوبندی کتب سے ﴾

از قلم : مولانا علامہ محمد اسماعیل نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

فہرست

۷۸۶
۹۲

مقدمہ

دیوبندی مکتب فکر کے مولوی ضیاءالقاسمی نے اخبارات میں یہ بیان دیا تھا کہ "پاکستان علمائے دیوبند نے بنایا تھا نہ کہ احمد رضا خان بریلوی کے امتیوں نے"۔

مولوی صاحب کا یہ بیان سراسر غلط اور سفید جھوٹ ہے۔ اس بیان میں رتی بھر بھی صداقت نہیں بلکہ اس بیان کے برعکس اکابر دیوبند نے پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ جسے آگے چل کر بیان کروں گا۔ اور اکابر علمائے دیوبند کے قلم سے ثابت کروں گا کہ پاکستان کی مخالفت میں اکابر علمائے دیوبند نے سردھڑ کی بازی لگا دی تھی۔ پھر بھی ذلیل اور ناکام ہو گئے۔ پاکستان تھانوی صاحب کے مردہ فتوے سے نہیں بلکہ زندہ دلانِ مشائخ و علمائے اہلِ سُنّت اور جانثاروں کی قربانیوں سے بنا ہے۔ قاسمی صاحب نوجوان طبقے کو یہ باور کروانا چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان کے خالق دیوبندی علماء ہیں۔

ابھی تو بے شمار ایسے حضرات موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے پاکستان کی تعمیر کو دیکھا ہے۔ خود راقم الحروف ابھی زندہ ہے جس نے اپنی چالیس سال کی عمر میں پاکستان کو تعمیر ہوتے دیکھا ہے۔ پھر قاسمی صاحب کس طرح نوجوان طبقے کو گمراہ کر سکتے ہیں؟ ابھی تو کل کی بات ہے کہ مس بھٹو نے اخبارات میں یہ بیان دیا تھا کہ پاکستان اسلام کے نام پر نہیں بنا تھا۔ بلکہ ہندوؤں کی غلامی سے نجات حاصل کرنے لئے بنا تھا اگر پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا۔ تو پھر جماعت اسلامی جیسی مذہبی جماعتوں نے پاکستان کی مخالفت کیوں کی؟

ناظرین کرام غور فرمایئے۔ کہ مس بھٹو بھی کہہ رہی ہیں۔ کہ پاکستان کی مخالفت جماعت اسلامی جیسی مذہبی جماعتوں نے کی تھی۔ یعنی وہابی اور دیو بندی علماء نے کی تھی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر ضیاء القاسمی کا یہ بیان صحیح ہے۔ کہ "پاکستان علمائے دیو بند نے بنایا تھا" تو پھر قاسمی صاحب نے مس بھٹو کے بیان کی تردید کیوں نہ کی؟ چاہیئے تھا کہ مس بھٹو کو جواب دیتے کہ "پاکستان تو علمائے دیو بند نے بنایا تھا"

مگر جھوٹ بولنے والے آدمی کے پاس جواب ہی کیا ہو سکتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ قاسمی کا یہ بیان (جو لاکھوں اخباروں میں شائع ہو چکا) سراسر غلط اور سفید جھوٹ ہے کہ پاکستان علمائے دیو بند نے بنایا تھا۔ اگر اس بیان میں ذرہ بھر بھی صداقت ہوتی تو مس بھٹو کے بیان کی ضرور تردید کرتے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ قاسمی صاحب کا یہ بیان سپید جھوٹ اور افتراء ہے۔ اب یہاں تمام دیو بندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب کا جھوٹے آدمی کے متعلق ایک فتویٰ نقل کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمایئے۔

(جس کا ایک جھوٹ ثابت ہو جائے وہ پورا کذّاب ہے)

جس کی ایک روایت بھی غلط پاتا ہوں، میں اس کو عملاً کذّابین کی فہرست میں شمار کر لیتا ہوں۔

(اشرف المعمولات ص۱۸ سطر ۱۔ بحوالہ دیو بندی مذہب ص۱۵۴)

ناظرین کرام مولوی اشرف علی صاحب کے اس فتویٰ کی رو سے مولوی ضیاء القاسمی صاحب عملاً کذّابین کی فہرست میں شمار ہو گئے کیونکہ انہوں نے سفید جھوٹ اخباروں میں شائع کروا دیا۔

(محمد اسماعیل نقشبندی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ایک اہم سوال

کیا پاکستان علمائے دیوبند نے بنایا تھا؟

اس کا جواب تو حضرت علامہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے فوراً دے دیا تھا۔ جو نوائے وقت ۵/۸۶ ۱۹ میں چھپ چکا ہے۔ مفتیٔ اعظم حضرت مولانا علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کا ضیاء القاسمی کے بیان پر

تبصرہ

دیوبندی مکتب فکر کے مولوی ضیاء القاسمی کے اس بیان پر کہ ''پاکستان علمائے دیوبند نے بنایا تھا نہ کہ احمد رضا خان بریلوی کے امتیوں نے،، تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ضیاء القاسمی نے یہ بیان دے کر تاریخ کو مسخ کرنے کے علاوہ انتہائی بدزبانی و غیر اخلاقی کردار کا مظاہرہ

کیا ہے۔ اس لیئے کہ سنّی بریلوی مسلمان امام احمد رضا خان بریلوی کے امتی نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں جنھیں امام احمد رضا کیساتھ اس بنا پر عقیدت ہے کہ وہ عشقِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور ناموسِ رسالت کے تحفظ کے علمبردار تھے جہاں تک پاکستان بنانے کا تعلق ہے کہ تاریخ پاکستان کا ایک عام طالب علم بھی اس امر سے بخوبی آگاہ ہے کہ پاکستان سنی بریلوی علماء و مشائخ کی عظیم جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ جنھوں نے قائداعظم کی ولولہ انگریز قیادت میں اُن کے دوش بدوش تحریک مصطفےٰ کی مردانہ وار جنگ لڑی جب کہ مولوی ضیاء القاسمی کی جماعت کے اکابر مولوی حسین احمد مدنی اور مولوی ابوالکلام آزاد کانگرس کی حمایت کر رہے تھے۔

(نوائے وقت ۵/۸۶ ۱۹ ء)

قارئین کرام: یہ تو تھا۔ حضرت مفتی علامہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کا ضیاء القاسمی دیوبندی مولوی کے بیان کا دندان شکن جواب۔

دراصل حقیقت یہ ہے کہ دیوبندی اکابر علماء نے پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا۔

دیوبندی وہابی علمائے کے قلم سے

حوالہ نمبر ۱ سب سے پہلے دیوبندی علماء کے امیر شریعت کا بیان نقل کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ احرار کی شریعت کے امیر مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے امروہہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا

کہ جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سوئر ہیں اور سوئر کھانے والے ہیں

چمنستانِ ظفر علی خان ص ۱۶۵

حوالہ نمبر ۲ میرٹھ میں مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلس احرار اس قدر جوش میں آئے کہ دانت پیستے جاتے تھے غصے میں آکر ہونٹ چباتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ دس ہزار جینا (قائد اعظم) اور شوکت اور ظفر علی جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کیے جا سکتے ہیں۔

(چمنستان ظفر علی خان ص ۱۶۵)

ے بتوں سے جا ملے کٹ کر ہمارے مولوی ہم سے
نہ رکھی شرم انہوں نے اپنی پیشانی کے گھٹے کی

(چمنستان ظفر علی خاں ص ۱۵۸)

مولوی ابوالکلام آزاد

حوالہ نمبر ۳ مولوی ابوالکلام آزاد نے حلقہ بجنور کے مسلمانوں کے نام ایک پیغام حافظ محمد ابراہیم کی حمایت میں شائع کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ مسلم لیگ والے سب کے سب ارباب غرض اور رجعت پسند ہیں لہذا ووٹ مولوی عبدالسمیع کی بجائے جنھیں کونسل کی رکنیت کیلئے مسلم لیگ نے نامزد کیا ہے۔ کانگرسی امیدوار حافظ ابراہیم کو ملنے چاہئیں۔ اس مضمون کا ایک اشتہار قصبۂ کرتپور کی دیواروں پر چسپاں دیکھ کر۔

ابوالکلام آزاد سے یہ پوچھتے ہیں دل جلے
آجکل تم پیشوائے امتِ مرحوم ہو!!

کیا خطا کوئی سرزد تم سے ہو سکتی نہیں
تم بھی کیا پایا پائے رذنا کی طرح معصوم ہو
نہرو و گاندھی کے دل کا حال تم جانو اگر
پھر ذرا تم کو بھی قدرِ عافیت معلوم ہو
کٹ کے اپنوں سے ملے ہو جا کے تم اغیار سے
پھر یہ کہتے ہو کہ ہم ظالم ہیں تم مظلوم ہو
اے خدا راہِ ہدایت اس مسلمان کو دکھا
غیرتِ اسلام کی دولت سے جو محروم ہو

(چمنستان ظفر علی خان ص ۱۵۱-۱۵۲)

کانگرسی دُولہا اور احراری دُلہن

حوالہ نمبر ۵ ممالک متحدہ آگرہ واودھ کی انتخابی آویزشوں میں مجلس احرار پوری سرگرمی سے کانگرس کا پراپیگنڈہ کرتی رہی بعض موقعوں پر اس مجلس کی سرگرمیوں کی نوعیت بہت ہی صبر آزما ہو جاتی تھی۔

ے نہرو جو ہے دُولہا تو دلہن مجلس احرار
ہو پیر بخاری کو مبارک یہ عروسی

(چمنستان ظفر علی خان ص ۱۵۹)

حوالہ نمبر ۶ تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن سابق ایم پی اے شیخ محمد سعید (جھنگ) مجلسِ احرار کے بارے میں اپنی یاداشتوں میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ مجلس احرار اور نیشنلسٹ مسلمان ،

چوہدری فضل حق، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی میاں حسام الدین، سیّد
عطاء اللہ بخاری، مولانا داؤد غزنوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کے۔
پسماندگان کی قیادت میں خم ٹھونک کر قرار دادِ پاکستان کی مخالفت میں نکل
آئے۔ مجلس احرار جو جمیعت کی ہی ایک شاخ تھی اب دلیری سے پاکستان
کے خلاف نبرد آزما ہوگئی۔

{اور اسی صفحہ پر اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہوا ہے} شیخ محمد سعید مشکلات لاالٰہ صد ۵۶
بحوالہ کھلی چٹھی بنام جمیعۃ العلمائے ہند

حوالہ نمبر ۷ | جن نیشنلسٹ مسلمانوں نے بالخصوص سیّد عطاء اللہ شاہ
بخاری، شیخ حسام الدین اور غازی عبد الرحمٰن وغیرہ
نے پاکستان کے مطالبے کی بھر پور مخالفت کی تھی اور جو ہندوؤں سکھوں
کے ساتھ مل جل کر رہنے میں مسلمانوں کی بھلائی کے یقین رکھتے تھے اور
پاکستان کے مطالبے کی مخالفت میں اپنا زورِ بیان صرف کر رہے تھے جب پاکستان
معرضِ وجود میں آگیا تو ان ہی ہندوؤں اور سکھوں نے سیّد عطاء اللہ شاہ
بخاری، شیخ حسام الدین اور غازی عبد الرحمٰن (مرحومین) کا امرتسر میں جینا
دوبھر کر دیا اور ہندوؤں سکھوں کے ساتھ مل جل کر رہنے کا درس دینے والے
یہ تینوں بزرگ جس طرح ہندوؤں سکھوں سے اپنی جانیں بچا کر امرتسر سے
بھاگ کر پاکستان آئے وہ ہندوؤں سکھوں کی مسلم دشمنی کی منہ بولتی
تصویر ہے۔

ناظرین کرام: اب آپ ضیاء القاسمی صاحب سے دریافت تو کریں کہ
یہ علماء جنھوں نے پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا کیا
یہ دیوبندی اکابر علماء نہیں تھے؟

دراصل یہی اکابر علماء دیوبندی ہی تھے جنھوں نے پاکستان کی مخالفت
میں ہندوؤں کے ساتھ مل کر اپنا زورِ بیان صرف کیا تھا۔ کیا قاسمی صاحب
بتا سکیں گے کہ یہی دیوبندی اکابر علماء تھے۔ جنھوں نے (بقول آپ کے)
پاکستان بنایا تھا؟ (جھوٹوں پر خدا کی لعنت) اور سنیئے۔

حوالہ نمبر ۸ | تحریکِ پاکستان کے مخالفین میں ایک خطرناک گروہ نیشنلسٹ
علماء کا تھا۔ اس گروہ میں ابوالکلام آزاد، حسین احمد مدنی
جیسے امام الہند اور شیخ الہند شامل تھے مسلمانوں کے ایک طبقہ میں انہیں
بڑے تقدس اور احترام کا درجہ بھی حاصل تھا لیکن یہ ہماری تاریخ کی یہ
سب سے دلخراش اور جگر پاش داستان ہے کہ تحریکِ پاکستان کو ناکام بنانے
میں ملتِ اسلامیہ کے خلاف جو مذموم کھیل انہوں نے کھیلا اور جو ناروا
ڈرامے انہوں نے اسٹیج کئے ملت کے بدترین دشمنوں سے بھی اس کی
امید نہیں کی جاسکتی۔ (پیش لفظ تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء
(بحوالہ طمانچہ صد ۵)

علماء دیوبند نے ۹۷ فیصد پاکستان کی مخالفت کی تھی

حوالہ نمبر ۹ | مدنی مرحوم نے جہاں تک ہوسکا پوری قوت و ہمت سے اپنی
تمام توانائیاں مسلمانوں کے ملی تشخص کو فنا و برباد کرنے
کے لیے صرف کردیں ...... یہی وجہ ہے کہ ان کے زیرِ اثر علماء دیوبند نے
تقریباً ستانوے ۹۷ فیصد قیامِ پاکستان کی مخالفت کی۔
(تحریکِ پاکستان اور نیشنلسٹ علماء صد ۱۴۳)

شاید قاسمی صاحب کو یہ غلط فہمی ہو کہ اب بانی پاکستان قائداعظم اور اہلسنت بزرگانِ دین جن کی جد وجہد اور دعاؤں سے پاکستان معرضِ وجود میں آیا تھا وہ سب کے سب انتقال فرما چکے ہیں کہ اب کون پوچھنے والا ہے جو جا ہو کر د۔ جھوٹے بیان دے دے کر مخلوقِ الٰہی کو گمراہ کرد اور پاکستان بنانے کا سہرا پاکستان کے مخالفین غداروں کے سر پر ہی باندھ دو لیکن میں کہتا ہوں کہ قاسمی صاحب کا یہ وہم بھی باطل ہے کیونکہ اسوقت بھی کئی حضرات زندہ موجود ہیں جنھوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے پاکستان کو تعمیر ہوتے دیکھا ہے خود میں نے اپنی چالیس سال کی عمر میں مخالفین پاکستان کانگرسی اکابر علمائے دیوبندی کی زبانوں سے اپنے کانوں سے سُنا کہ پاکستان کیا بنے گا ؟ پلیدستان بنے گا۔ خاکستان بنے گا۔ قبرستان بنے گا۔ پاکستان ہماری لاشوں پر بنے گا پاکستان کی پ نہیں بن سکتی۔ یہاں مجھے وہ حوالہ یاد آ گیا جو عطاء اللہ بخاری صاحب نے فرمایا تھا۔ نقل کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمایئے۔

پاکستان کی پ نہیں بن سکتی۔

حوالہ نمبر ۱۰ مولوی عطاء اللہ بخاری دیوبندی نے پسرور ضلع سیالکوٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اب تک کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی پ بھی بنا سکے۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۴)

ناظرین کرام غور کیا آپ نے بخاری صاحب نے کیا فرمایا تھا ؟ شاید یہ غیب کی خبر دے رہے تھے۔ حالانکہ وہ بچہ آپ کے فرمانے سے ساٹھ سال قبل پیدا ہو چکا تھا۔ (یعنی بانئ پاکستان قائداعظم) اور بخاری صاحب کے

سامنے زندہ موجود تھا۔

ناظرین کرام ؛ پاکستان کا معرض وجود میں آنا تو میرا چشم دید مشاہدہ ہے لیکن پھر بھی میں تاریخی حوالے پیش کر رہا ہوں تاکہ کسی دیوبندی عالم کو انکار کی جرأت نہ ہو سکے۔

احرار پاکستان کے مخالف تھے

حوالہ نمبر ۱۱ دیوبندی مولوی محمد علی جالندھری نے ۱۵ فروری ۱۹۵۲ء کو لاہور میں تقریر کرتے ہوئے اس حقیقت کا اعتراف کیا تھا کہ احرار پاکستان کے مخالف تھے۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۲ بحوالہ مخالفین پاکستان ص ۳۵)

پاکستان ایک بازاری عورت ہے

حوالہ نمبر ۱۲ دیوبندی مولوی عطاء اللہ بخاری نے لاہور میں اپنی تقریر میں کہا کہ پاکستان ایک بازاری عورت ہے جس کو احرار نے مجبوراً قبول کیا۔ (تحقیقاتی رپورٹ عدالت ص ۲۷۴ بحوالہ مخالفین پاکستان ص ۳۶)

پاکستان پلیدستان ہے

حوالہ نمبر ۱۳ دیوبندی مولوی محمد علی جالندھری نے ہی تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے بعد بھی پاکستان کے لئے پلیدستان کا لفظ استعمال کیا۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۹)

مسلم لیگ کے لیڈر بے عملوں کی ٹولی ہیں اور پاکستان خاکستان ہے

حوالہ نمبر ۱۴ احراری لیڈر عطاء اللہ بخاری نے ۲۷ دسمبر ۱۹۳۹ء میں علی پور کی احرار کانفرنس میں اپنی تقریر میں ڈنکے کی چوٹ یہ اعلان کیا تھا کہ مسلم لیگ کے لیڈر بے عملوں کی ٹولی ہیں جنہیں اپنی عاقبت بھی یاد نہیں اور جو دوسروں کی عاقبت بھی خراب کر رہے ہیں اور وہ جس مملکت کی تخلیق کرنا چاہتے ہیں وہ پاکستان نہیں بلکہ خاکستان ہے۔
(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۴)

نعرہ پاکستان محض ایک سٹنٹ ہے

حوالہ نمبر ۱۵ احراری لیڈر مولوی مظہر علی اظہر نے ۱۹ ستمبر ۱۹۴۵ء کو امرتسر میں ایک بیان دیا کہ مسلم لیگ کا نعرہ پاکستان محض ایک سٹنٹ ہے اور میں نہ مسٹر جناح کو قائداعظم مانتا ہوں نہ مسلم لیگ کو مسلمانوں کی نمائندہ تسلیم کرتا ہوں۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۴)

مدنی صاحب پاکستان بننے کے سخت ترین مخالف تھے

حوالہ نمبر ۱۶ حضرت شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی صاحب ۱۹۴۷ء تک پاکستان بننے کے سخت ترین مخالف تھے۔
(سوانح حیات شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی ص ۴۷)

ناظرین کرام! غور فرمائیں

کہ جہاں پاکستان کی مخالفت میں ۹۷ فیصد دیوبندی علماء اور دیوبندی عوام ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے ہوں۔ وہاں کوئی دیوبندی مولوی یہ بات اخباروں میں شائع کروائے کہ پاکستان علمائے دیوبند نے بنایا ہے کیا یہ سفید جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے؟ اور کیا یہ مولوی کذاب نہیں تو اور کیا ہے؟

تعمیر پاکستان کے سلسلہ میں گاندھی کے پیروکار کی رخنہ اندازی

حوالہ نمبر ۱۷ تعمیر پاکستان کے دوران میں گاندھی کے اشارہ پر ان بڑے بڑے جبہ و دستار والے وہابی دیوبندی مکتب فکر کے علمائے نے ایک انوکھا اور اچھوتا نعرہ بلند کیا کہ ہندو مسلم دو قومیں نہیں ہیں سب ایک بھارت کے پوت ہیں ملت وطنیت سے بنتی ہے۔ دونوں کا وطن بھارت ہے لہٰذا مسلم ملت کے وجود کو علیحدہ ثابت کر کے ملک کی تقسیم کرانا صحیح نہیں۔ ڈاکٹر اقبال رح نے بستر مرگ پر ایک قطعہ میں کیا خوب ان کی قلعی کھولی ہے۔ فرماتے ہیں۔

عجم ہنوز نداند رموز دیں ورنہ — ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است
سرود بر سر منبر کہ ملت از وطن است — چہ بے خبر ز مقام محمد عربی است!
بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست — اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

(حیات صدر الافاضل ص ۱۹۱)

ناظرین کرام: یہ سب تاریخی حوالوں سے بیان کیا جا چکا ہے لیکن شاید کوئی دیوبندی یہ کہہ دے کہ ہمارے ایک عالم شبیر احمد عثمانی صاحب تو ضرور پاکستان کی حمایت میں رہے۔ بے شک ٹھیک ہے لیکن جو کچھ مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی کے ساتھ دیوبندی علماء اور طلباء نے سلوک کیا تھا وہ بھی یاد ہے کہ نہیں اگر نہیں یاد رہا۔ تو علامہ شبیر احمد عثمانی کی زبانی ہی سُنیئے عثمانی صاحب نے دیوبندی اکابرین علماء کے ایک وفد کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اس موقعہ پر مجھے ایک بات کہنی پڑتی ہے وہ یہ کہ جن انگریزی طلباء کے رویہ کی آپ شکایت فرما رہے ہیں وہ نہ تو آپ کے مرید ہیں نہ شاگرد نہ انہوں نے کسی دینی ماحول میں تربیت پائی ہے اور سمجھتے یہ ہیں کہ آپ مسلم قوم کو ہندوؤں کی دائمی غلامی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں) اس کے بالمقابل جو عربی مدارس کے طلباء آپ کے شاگرد آپ کے مرید اور دینی ماحول بلکہ دین و اخلاق میں تربیت پانے والے ہیں۔ ذرا ادھر بھی تو دیکھیئے کہ انھوں نے کیا کچھ کیا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے گندی گالیاں اور فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کیئے جن میں ہم کو۔ ابوجہل تک کہا گیا اور ہمارا جنازہ نکالا گیا۔ آپ حضرات نے اسکا بھی کوئی تدارک کیا تھا؟

آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت دارالعلوم کے تمام مدرسین مہتمم اور مفتی سمیت (باستثنا ایک دو) بالواسطہ یا بلا واسطہ مجھ سے نسبت تلمذ رکھتے تھے۔ دارالعلوم کے طلباء نے میرے قتل تک کے حلف اٹھائے اور وہ فحش اور گندے مضامین میرے دروازے میں پھینکے کہ اگر ہماری ماں بہنوں کی نظر پڑ جائے تو ہماری آنکھیں شرم سے جھک جاتیں

کیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ملامت کا کوئی جملہ کہا۔ بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ بہت سے لوگ ان کمینہ حرکات پر خوش ہوتے تھے۔

(مکالمۃ الصدرین ص ۲۰،۲۱، علامہ شبیر احمد عثمانی)

ناظرین کرام: دیکھ لیا آپ نے پاکستان کی مخالفت میں دیوبندی علماء و طلباء نے اپنے ہی استاذ علامہ شبیر احمد عثمانی کی کیسی درگت بنائی تھی اس پر بھی کہا جا رہا ہے کہ پاکستان علماء دیوبند نے بنایا تھا۔

قائداعظم نے سچ فرمایا تھا

حوالہ نمبر ۱۸ چند لوگ جو جمعیت العلماء کا نام استعمال کر رہے ہیں۔ ملت اور ملک دونوں کو سب سے بڑھ کر نقصان پہنچا رہے ہیں۔ (اداریہ روزنامہ انقلاب ۵ مارچ ۱۹۳۹ء بحوالہ طمانچہ ص ۶)

۲۔ ہماری معلومات کے مطابق ان لوگوں میں بھی مدارج ہیں ان سب کے پیشرو مولانا حسین احمد مدنی ہیں۔ جن سے بڑھ کر مسلمانوں کے مقاصد و تحفظ کے ساتھ دشمنی اور عداوت کا اظہار غالباً کسی نے نہیں کیا۔

(پاکستان اور نیشنلسٹ علماء ص ۸۸۲ بحوالہ مذکور)

مولوی اشرف علی صاحب کی شہادت

حوالہ نمبر ۱۹ جس وقت حضرت مولانا کا موٹر چلا تو ایک اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا اس کے بعد گاندھی جی کی جے مولوی محمود الحسن کی جے کے نعرے بلند ہوئے۔

(افاضات الیومیہ اشرف علی تھانوی جلد ۶ ص ۲۵۵)

حوالہ نمبر ۲۰

زیادہ تو دھوکہ عام مسلمانوں کو ان لیڈروں کی وجہ سے ہوا۔ یہ نا عاقبت اندیش مسلمانوں کی کشتی کے ناخدا بنے ہوئے تھے ان کی باگ ان کے ہاتھوں میں ہے انھوں نے ہزاروں مسلمانوں کے ایمان کو تباہ و برباد کیا دیکھ لیجئے مشاہدات و واقعات اس کے شاہد ہیں جے ہند کے نعرے لگائے قشقے (تلک) پیشانی پر لگائے ہندوؤں کی ارتھی کو کندھا دیا۔ ان کے مذہبی تہواروں کا انتظام مسلمان و الینٹروں نے کیا..... الخ..... الی قولہ..... جب علماء ہی پھسل گئے۔ دوسروں کی کیا شکائت۔ (افاضات الیومیہ اشرف علی تھانوی) ج ۴ ص ۲

ناظرین کرام! دیکھا آپ نے یہ ہیں اکابر علماء دیوبند جنھوں نے۔ ہندوؤں کے ساتھ مل کر پاکستان کی زبردست مخالفت کی تھی۔ جن کو پاکستان بنانے کا تمغہ ضیاء القاسمی صاحب دے رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ پاکستان علماء دیوبند نے بنایا تھا۔ جھوٹ بولنے سے ذرا بھی نہیں شرماتے اور، قرآن شریف کا اعلان بھی بھول گئے۔ (جھوٹوں پر خدا کی لعنت)

ناظرین کرام! اب میں آخر میں ایک حوالہ سابق وزیر اعظم پاکستان مسٹر بھٹو کی صاحبزادی کا نقل کرتا ہوں۔ جس کی سرخی یہ ہے۔

پاکستان اسلام پر نہیں ہندوؤں کی معاشی غلامی سے نجات کے لئے بنا تھا۔

پشاور ہائیکورٹ کے وکلاء کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مس بھٹو نے کہا کہ اگر قیام پاکستان کی جدوجہد کی بنیاد اسلام ہی تھی تو

پھر جماعت اسلامی جیسی مذہبی جماعتوں نے اس کی مخالفت کیوں کی؟

مس بھٹو کے اس بیان سے بھی روز روشن کیطرح ثابت ہو گیا کہ پاکستان کی مخالفت کرنے والے دیوبندی اور جماعت اسلامی کے وہابی علماء ہی تھے اور حیرت کی ایک بات یہ بھی ہے کہ اگر ضیاء القاسمی صاحب کا یہ بیان صحیح ہے کہ پاکستان علماء دیوبند نے بنایا تھا۔ تو پھر قاسمی صاحب نے مس بھٹو کے اس بیان کا جواب کیوں نہیں دیا؟ مس بھٹو کا بیان تو ابھی کل کی بات ہے اگر قاسمی صاحب کے بیان میں کچھ بھی، صداقت ہوتی۔ کہ پاکستان علماء دیوبند نے بنایا تھا تو فوراً مس بھٹو کے بیان کی تردید اخبار میں شائع کر دیتے مگر جھوٹ بولنے والے آدمی کے پاس کوئی جواب کیسے ہو سکتا ہے؟ جب قاسمی صاحب ایک ۳۵ سالہ لڑکی کے بیان کا جواب نہیں دے سکے تو ۸۲ سالہ راقم الحروف کو کیا جواب دے سکیں گے۔ جس نے چالیس سال کی عمر میں اپنی آنکھوں کے سامنے پاکستان کی تعمیر کو دیکھا ہو۔ اُس وقت تو ضیاء القاسمی صاحب طفل مکتب ہی ہوں گے پھر ان کو کیا علم کہ پاکستان کس نے بنایا تھا؟ اسی طرح مس بھٹو کو کیا علم؟ جو اسوقت پیدا بھی نہیں ہوئیں تھیں۔ جب پاکستان بنا تھا جو کہہ رہی ہیں کہ اگر قیام پاکستان کی بنیاد اسلام پر ہی تھی تو مذہبی جماعتوں نے اس کی مخالفت کیوں کی؟ اسکا جواب یہ ہے کہ پاکستان کی بنیاد تو اسلام پر ہی رکھی گئی تھی مگر مس بھٹو کے بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کی بنیاد اسلام نہیں تھا بلکہ ہندوؤں کی غلامی سے نجات حاصل کرنا تھا مس بھٹو کا یہ بیان اسوجہ سے بھی غلط ہے کہ اُسوقت مس بھٹو کا وجود بھی اس دنیا میں موجود نہیں تھا۔ جب پاکستان بنا تھا۔

پاکستان کی مخالفت کرنے والے اکابر دیوبندی علماء سب انگریزوں کے تنخواہ خوار ایجنٹ تھے، دیوبندی علماء کے قلم سے

حوالہ نمبر ۱ جب مولوی حسین احمد و مفتی کفائت اللہ صاحب وغیرہ چند حضرات علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب کے پاس گئے تو آپ نے دوران گفتگو فرمایا۔ دیکھئے! حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ہمارے اور آپ کے مسلّم بزرگ و پیشوا تھے ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو چھ سو روپے ماہوار حکومت کی طرف سے دیئے جاتے تھے۔

(مکالمۃ الصدرین، شبیر احمد عثمانی صـ۹)

حوالہ نمبر ۲ اسی ضمن میں مولانا حفیظ الرحمٰن نے فرمایا کہ مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداءً حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہو گیا۔ (مکالمۃ الصدرین صـ۸)

حوالہ نمبر ۳ مولانا حفیظ الرحمٰن کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ کلکتہ میں جمعیۃ العلمائے اسلام حکومت کی مالی امداد اور اس کے ایما سے قائم ہوئی ہے۔ (حوالہ مذکور صـ۸)

حوالہ نمبر ۴ عثمانی صاحب نے فرمایا تھا۔ تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کانگریس کی ابتداء کس نے کی تھی اور کس طرح ہوئی تھی؟ آپ کو معلوم ہے کہ ابتدائً اس کا قیام ایک وائسرائے کے اشارہ پر ہوا تھا اور برسوں وہ

وہ گورنمنٹ کی وفاداری کے راگ الاپتی رہی ہے۔

(مکالمۃ الصدرین صـ۹)

حوالہ نمبر ۵ مولانا آزاد نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ جمعیۃ العلماء ہند کے اقتدار کو توڑنے کے لیئے ایک علماء کی جمعیت قائم کرنا چاہتے ہیں گفتگو کے بعد طے ہوا کہ گورنمنٹ ان کو کافی امداد اس مقصد کے لیئے دے گی چنانچہ ایک بیش رقم اس کے لیئے منظور کر لی گئی اور اس کی ایک قسط مولانا آزاد سبحانی صاحب کے حوالہ بھی کر دی گئی اس روپیہ سے کلکتہ میں کام شروع کیا گیا۔ مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب نے کہا کہ یہ اس قدر یقینی روایت ہے کہ اگر آپ اطمینان فرمانا چاہیں تو ہم اطمینان کرا سکتے ہیں۔ (مکالمۃ الصدرین صـ۷)

حوالہ نمبر ۶ علامہ عثمانی نے مزید فرمایا۔ آپ حضرات کے متعلق بھی عام طور مشہور کیا جاتا ہے کہ آپ ہندوؤں سے روپیہ لے کر کھا رہے ہیں۔ (مکالمۃ الصدرین صـ۱۰)

ناظرین کرام یہ سب حوالے میں دیوبندی علماء کی کتابوں سے نقل کر رہا ہوں۔ اب دیوبندی علماء کے قلم سے ثابت ہو گیا ہے کہ یہ سب اکابر علماء کانگرسی دیوبندی بھی انگریز اور ہندوؤں کے تنخواہ دار ایجنٹ تھے جو پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے اور سنیئے اور انصاف کیجئے۔

علامہ اقبالؒ نے پاکستان کا تصور پیش کیا اور ملت اسلامیہ کے لیئے سیاسی استقلال اور آزاد سلطنت کے طالب ہوئے۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ اہل دین سب سے آگے بڑھ کر اسکا خیر مقدم کرتے لیکن

علماء میں بڑے بڑے اکابر نے اس کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ امام ہند بننے کے خواب دیکھنے والے ہندوؤں کے وظیفہ خوار اور دین سے ہٹے ہوئے وطن پرستی میں ان کے ہمکلام ہی نہیں بلکہ ابوالکلام یعنی کلام کے باپ ہو گئے جن کے علم و تقویٰ پر مدینے کی مہر ثبت تھی ان کی بابت جواہر لال نہرو کا ایک خط شائع ہو گیا کہ حسین احمد کو اتنے روپے دے چکا ہوں، اب وہ اور مانگتے ہیں۔ نہرو نے ان کے نام کے ساتھ نہ مولانا لکھا نہ جناب اور صاحب اس سے نتیجہ نکل سکتا ہے کہ وہ ایسے علماء کو کس نظر سے دیکھتے تھے۔

(اقبال اور مُلّا صـ۱۷، صـ۱۸) اور سُنئیے

حوالہ نمبر ۷ جب مولانا غلام غوث دھتکار کر جانے لگے تو شاہ جی نے روک لیا۔ مولوی جی آپ کہاں جا رہے ہیں آپ تشریف رکھیں۔ آپ کے خلاف شورش کچھ چارج لگا رہا ہے۔ مولوی صاحب رُک گئے میں نے ترتیب وار چارج لگانے شروع کئے۔ کانگرس کا روپیہ ساٹھ ہزار، دس ہزار کی ایک قسط اور پچاس ہزار کی دُوسری قسط اور یونی لنسٹ پارٹی.........

ابھی فقرہ پورا بھی نہ ہوا تھا کہ مولانا غلام غوث نے ایک ایک شق پر زور دیا۔ کچھ دیر تو سناٹا چھایا رہا پھر سکوت ٹوٹا۔ مولانا نے تسلیم کیا کہ روپیہ لیا گیا ہے......... مجھے صاحبزادہ فیض الحسن شاہ، مولانا مظہر علی اظہرؔ کے مکان پر لے گئے۔ رات وہیں کاٹی۔ مولانا اس افشا کو بُرا خیال کرتے تھے اور مضطرب بھی تھے......... مولانا مظہر علی اظہرؔ نے تسلیم کیا کہ روپیہ لیا گیا ہے لیکن اس کے سزاوار وہ تنہا نہیں بلکہ

باقاعدہ مشورے سے رقم قبول کی گئی۔ پہلا دس ہزار روپیہ داؤد غزنوی نے دیا تھا اور شیخ حسام الدین اس وقت موجود تھے اور دُوسری قسط بھی انہیں حضرات کے مشورے سے حاصل کی گئی یعنی شیخ حسام الدین نے مولانا حبیب الرحمٰن کو لدھیانے خط لکھا کہ کلکتہ میں کانگرس ہائی کمانڈ تک پہنچیں۔ مولانا حبیب الرحمٰن کلکتہ گئے مولانا ابوالکلام ایک لاکھ روپے کے لگ بھگ رقم دینے کو تیار ہو گئے مگر سردار پٹیل جو کانگریس کے خازن تھے نے اس سے اختلاف کیا اور پچاس ہزار کا چیک لالہ بھیم سین سچر کی تحویل میں دیا گیا جو ان کی معرفت دفتر احرار میں پہنچا۔ پھر اس رقم کی بندر بانٹ کی گئی۔

(تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء صـ۱۰۴ تا ۱۰۶)

اکابر عُلماء دیوبند کا انگریزوں سے گہرا تعلق تھا۔

حوالہ نمبر ۱ کلکتہ میں جب مولانا اسماعیل صاحب نے جہاد پر وعظ فرمانا شروع کیا ہے اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی ہے تو ایک شخص نے دریافت کیا۔ آپ انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے؟ آپ نے جواب دیا۔ ان پر جہاد کسی طرح واجب نہیں ہے ایک تو ان کی رعیّت ہیں۔ دوسرے ہمارے مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے۔ ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح کی آزادی ہے بلکہ اگر ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں۔

(حیاتِ طیبہ مرزا حیرت دہلوی وہابی دیوبندی صـ۲۲۴-۲۲۳)

حوالہ نمبر۲ مولوی اسماعیل نے یہ اعلان دے دیا تھا۔ سرکار انگریزی پر نہ جہاد مذہبی طور پر واجب ہے نہ ہمیں اس سے کچھ مخاصمت ہے۔ (حیاتِ طیبہ صد ۲۳۲)

اب قاسمی صاحب اپنے قطب الارشاد رشید احمد صاحب گنگوہی کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں:

حوالہ نمبر۳ کہ میں جب حقیقت میں سرکار (برطانیہ) کا فرمانبردار رہا ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا۔ اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔
(تذکرۃ الرشید عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی جلد اول صد ۸۰)

حوالہ نمبر۴ جن کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انہوں نے کمپنی کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا۔
(تذکرۃ الرشید صد ۷۳)

حوالہ نمبر۵ لارڈ ہیٹنگ سید احمد صاحب کی بے نظیر کارگزاری سے بہت خوش تھا۔ دونوں لشکروں کے بیچ میں ایک خیمہ کھڑا کیا گیا اور اس میں تین آدمیوں کا باہم معاہدہ ہوا۔ امیر خان لارڈ ہیٹنگ اور سید احمد صاحب، سید صاحب نے امیر خان کو بڑی مشکل سے شیشہ میں اتارا تھا آپ نے اسے یقین دلایا تھا کہ انگریزوں سے مقابلہ اور لڑنا بھڑنا اگر تمہارے لئے برا نہیں ہے تو تمہاری اولاد کے

لیئے ستم قاتل کا اثر رکھتا ہے۔
(حیاتِ طیبہ مرزا حیرت دہلوی دیوبندی صد ۴۲)

حوالہ نمبر۶ ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم اور طبیب روحانی اعلیٰ حضرت حاجی صاحب و نیز حافظ ضامن کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں سے مقابلہ ہوگیا۔ یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار (برطانیہ) کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا۔ اس لیئے اٹل پہاڑ کی طرح پیر جما کر ڈٹ گیا اور سرکار (برطانیہ) پر جانثاری کے لیئے تیار ہوگیا۔ حافظ ضامن صاحب زیر ناف گولی کھا کر شہید ہوئے۔
(تذکرۃ الرشید جلد اول صد ۷۵)

ناظرین کرام! یہ سب حوالہ جات دیوبندی کتب سے نقل کر رہا ہوں اور دیوبندی علماء کے قلم سے نکلے ثابت ہوگیا کہ یہ سب دیوبندی اکابر علماء انگریز کے تنخواہ دار ایجنٹ تھے جب ہی تو شبیر احمد عثمانی کو کوئی جواب نہ دے سکے اور عثمانی صاحب کی زبانی یہ بھی ثابت ہوگیا کہ یہ سب دیوبندی کانگرسی علماء بھی ہندوؤں کے تنخواہ دار ایجنٹ تھے جب ہی تو پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے اور ناکام رہے اور ذلیل ہوئے۔



پاکستان سُنّی بریلوی علماء ومشائخ کی عظیم جدوجہد اور دُعاؤں سے بنا تھا:

بنارس میں آل انڈیا سُنّی کانفرنس

سنہ ۱۹۴۶ء ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اپریل کو بنارس میں آل انڈیا سُنّی کانفرنس کے چار روزہ اجلاس منعقد ہوئے جس میں غیر منقسم ملک کے تقریباً پانچ ہزار علماء ومشائخ نے شرکت فرمائی۔ اور عام اجلاس میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ حاضرین کا اجتماع ہوتا تھا ملک کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا جہاں کے علماء ومشائخ سمٹ کر وہاں نہ آگئے ہوں۔ ان اجلاس میں مسلمانوں کو پاکستان کے قیام کے مقصد و غایت سے روشناس کرایا گیا۔ بنارس کا خطبۂ استقبالیہ جو کہ حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالے علیہ کا عظیم شاہکار ہے۔ پڑھا گیا۔ پانچ ہزار علماء ومشائخ مندوبین کے اجتماع میں منظور شدہ قرار دادوں کو اجتماع عام میں سنایا جاتا رہا۔ تمام اہل بصیرت کا اس پر اتفاق ہے کہ علماء ومشائخ کا اتنا عظیم اجتماع پاک وہند میں کبھی چشم فلک نے نہ دیکھا تھا۔

(حیات صدر الافاضل ص ۱۸۹)

کیا کوئی دیوبندی مولوی بتا سکتا ہے کہ پاکستان کی حمایت کیلئے کوئی ایک دیوبندی مولوی بھی اتنے بڑے اجتماع میں شریک ہوا ہو۔ ہرگز نہیں بلکہ ہندوؤں کے ساتھ مل کر پاکستان کی مخالفت ہی کرتے رہے۔

ناظرینِ کرام اب اُس خطبہ صدارت کے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔ جسے رئیس المحدثین الحاج الشاہ سید محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اشرفی جیلانی کچھوچھوی صدر استقبالیہ جمہوریت اسلامیہ نے آل انڈیا سُنّی کانفرنس کے بے نظیر اور عدیم المثال اجلاس میں پیش کیا تھا۔

گزشتہ ایک صدی کے اندر جتنے فرقوں نے برطانوی سایہ میں جنم لیا۔ وہ سب تعلیمی خامی کی ماتمی یادگار ہیں۔ عقل کی سلامتی صحیح تعلیم سے ملتی ہے ورنہ عقل ایسی ماری جاتی ہے کہ آپ اس جنونی طبقہ سے آگاہ ہیں۔ جو پیغمبر اسلام کی توہین کو اسلام کی تعلیمات میں تلاش کرتا ہے اس جنون کی کوئی حد ہے کہ شارع کی عظمت کو اس کی شرح سے گھٹانے کی کوشش کی جائے یہ سب کو تجربہ ہو چکا ہے کہ ادارہ تعلیم گاہوں کے طلباء نے قبلہ کی طرف سے کس طرح منہ پھیر کر اپنی توجہات تعبد کو راشٹریا پو کی طرف پھیر لیا۔ مدرسین نے مکہ چھوڑا اور ہاں کان لگا کر سننے والے سن لیں کہ صدر المدرسین نے مدینہ چھوڑا اور بالکل چھوڑا اور دشمنانِ حرمین سے رشتہ جوڑا۔ اب قرآن شریف اس لیئے پڑھایا جاتا ہے کہ مسلمانوں سے کوئی تعلق نہ رہے۔ حدیث شریف میں ان کو یہی نظر آتا ہے کہ غیروں کے ہاتھ بکنا ہی اسلام ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط ایسی غیر ذمہ دارانہ تعلیم سے جہالت ہزار درجہ بہتر ہے۔

کیسی ناپاک تعلیم ہے۔ جو پاکستان کے تصوّر سے لرزاٹھے اور پاکستان میں جس کو اپنی زندگی محال نظر آئے، اسلامی تلوار کی آزادی میں اپنی موت معلوم ہو۔ کیا سُنّیوں کی سُنّیت اور مسلمانوں کی اسلامی غیرت اس قومی و دینی جرم کو برداشت کر سکتی ہے کہ ایسی درسگاہ کو مدد دیکر اسکو زندہ رکھا جائے۔؟ ہر گز نہیں۔

آپ نے فرمایا کہ سُنّی کیسا پاکستان بنائینگے؟

سُنّی کیسا پاکستان بنائینگے؟ اس میں کسی بحث کی گنجائش نہیں، عہدِ صدیقی کو دیکھ لیا جائے، دورِ فاروقی کی سیر کر لی جائے، عثمانی زمانہ کو نظر کے سامنے لایا جائے۔ خلافت علویہ کا دیدار کر لیا جائے۔ اسی قسم کا پاکستان بنائیں گے۔ اگر سنّیوں کو زندہ رہنے کا، اپنے دین کی حفاظت کرنے کا اپنے مستقبل کو سنوارنے کا، اپنی قوم کو ہلاکت سے بچانے کا، اپنی مسجدوں کو آراستہ کرنے کا، اپنی خانقاہوں کو سجانے کا، اپنے اداروں کو درست رکھنے کا حق دوسری قوموں کی طرح ہے اور ضرور ہے تو پھر ہر تنظیم سے زیادہ ضروری سنّیوں کے لیئے آل انڈیا سُنّی کانفرنس ہے۔

(خطبہ صدارت ص۲۶)

لیگ ان کے لیئے کوئی نیا دین لے کر نہیں آئی جس کو سوچ سمجھ کر ٹھونک بجا کر قبول کیا جائے ...... ہماری آرزو ہے کہ اسی وقت ساری زمین پاکستان ہو جائے۔

آل انڈیا سُنّی کانفرنس کے پاکستان کے خلاف زبان کھولنے اور قلم چلانے سے پہلے یہ سوچ لیا جائے کہ خدا و رحشر کے سامنے کیا منہ

لے کر جائیں گے۔ پاکستان میں اس مجرم کو نہ بخشا جائے گا۔ جو کلمہ پڑھ کر اپنے آپ کو سُنّی کہہ کر اسلامی اقتدار کے تصوّر سے چڑھتا ہو۔

(خطبہ صدارت ص۲۴، ۲۵)

حضرات وقت آگیا ہے کہ خلافتِ راشدہ کے عہد کو پلٹا یا جائے اور سارے نظامِ شریعت کو اسلامی دنیا کا نصب العین بنا دیا جائے۔

(خطبہ صدارت ص۲۱)

دین فروشوں نے دین کے نام کو پیٹ کا دھندا بنایا۔ کھلے بازار میں ملت فروشی کی جارہی ہے۔ ضمیر فروشی قوم فروشی کا بلیک مارکیٹ قانون کی زد سے بھی آزاد ہے۔ نام دار العلوم (دیوبند) رکھا اور کام دیا مندر کا کیا۔ نام پوچھو تو احرار بتائیں اور کام دیکھو تو غلاموں کی غلامی پر اترائیں۔ یا رسُول اللہ سنکر گھبرائیں اور بندے ماترم کا ترانہ گائیں نعرہ تکبیر سے الجھیں اور اپنے باپو کی جے منائیں۔ مسلمانوں سے بیزار اور مشرکوں کے علمبردار اب تو تہبند کا رنگ ایسا چڑھا ہے کہ پہچاننا دشوار ہے کہ مولوی جی ہیں یا مالوی جی ہیں۔

(خطبہ صدارت آل انڈیا سُنّی کانفرنس اجمیر شریف ۱۹۴۶ء ص۲۵)

حضرات! میں نے بار بار پاکستان کا نام لیا ہے اور آخر میں صاف کہہ دیا ہے کہ پاکستان بنانا صرف سُنّیوں کا کام ہے اور پاکستان کی تعمیر آل انڈیا سُنّی کانفرنس ہی کرے گی۔ اس میں سے کوئی بات بھی نہ مبالغہ ہے نہ شاعری ہے اور نہ سُنّی کانفرنس سے غلو کی بناء پر ہے پاکستان کا نام بار بار لینا جس قدر ناپاکوں کو چڑ ہے۔ اسی قدر پاکوں کا وظیفہ ہے اور اپنا وظیفہ کون سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے پورا

نہیں کرتا۔ اب رہا پاکستان کا رسُنّیاں است، یہ ملک کی کسی سیاسی جماعت
سے تصادم کے لیئے نہیں کہا ہے بلکہ ایک حقیقت ہے جس کا اظہار
بلاخوف لومۃ لائم کردیا ہے۔ اوّل تو مسلم لیگ کے سوا کوئی ٹولی ایسی
نہیں۔ جو پاکستان کے ساتھ لفظی موافقت بھی رکھتی ہو۔ الکفر ملۃ
واحدۃ۔ سارے ناپاکوں نے اپنے اندر بے شمار اختلافات رکھتے ہوئے
پاکستان کے خلاف صف آرائی کرلی ہے اور مسلم لیگ میں پاکستان کا
پیغام کس سے پہنچا اور لوگوں نے مسلم لیگ کا عقیدہ اسکو بنایا؟ اگر
تاریخی طور پر دیکھا جائے گا تو وہ صرف سُنّی ہیں۔ پاکستان کے معنی اسلامی
قرآنی آزاد حکومت ہے مسلم لیگ سے ہمارے سُنّی کانفرنس کی مجلس عاملہ
کے رکن سید شاہ زین الحسنات صاحب سجادہ نشین مانکی شریف
(سرحد) نے لکھوالیا ہے کہ اگر ایک دم سارے سُنّی مسلم لیگ سے نکل جائیں
تو کوئی مجھے بتادے کہ مسلم لیگ کس کو کہا جائے گا؟ اس کا دفتر کہاں
رہے گا۔؟ اور اسکا جھنڈا سارے ملک میں کون اٹھائے گا۔

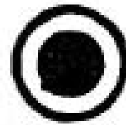
(خطبۂ صدارت ص۳۸ اجمیر شریف)

اس کے بعد حضرت محدّث صاحب قبلہ صدر آل انڈیا سُنّی کانفرنس
نے حسب فرمائش الراکین وحاضرین اس معرکۃ الآراء خطبۂ صدارت
کے چند اقتباسات سنائے۔ جو آل انڈیا سُنّی کانفرنس کے اجلاس بنارس
میں مقبول خاص وعام ہوچکا تھا اور فرمایا کہ میں اپنے سُنّی بھائیوں کو
آخر میں پرزور دعوت دیتا ہوں کہ زندگی کی پہلی فرصت میں سُنّی
جھنڈے کے نیچے آجائیں۔ جس کا سبز رنگ قبۂ خضراء کی سرسبزی سے
ماخوذ ہے اور جس کا ہلال بدر کامل ہونے کی تڑپ رکھتا ہے اور

جس کی چمک اپنے آغوش میں اس سبز گنبد کو لیئے ہے جس کے سایہ میں
دین اور دنیا کی بھلائی قدرت نے رکھی ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
فقیر ابوالحامد سیّد محمّد غفرلہٗ اشرفی جیلانی
صدر آل انڈیا سُنّی کانفرنس

(خطبۂ صدارت اجمیر شریف ص۳۹)



قارئین کرام: غور فرمائیں۔ پاکستان صرف اور صرف سُنّی
بریلوی علماء ومشائخ کی عظیم جدوجہد اور دعاؤں سے اللہ تعالےٰ نے
اپنے فضل وکرم سے عطا فرمایا تھا اس میں کسی ایرا وغیرہ نتھو خیرا کا حصہ
نہیں ہے۔

لہٰذا مذکورہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں یہ بات روز روشن
کی طرح ثابت ہوگئی کہ ضیاء القاسمی صاحب کا یہ بیان کہ پاکستان علماء
دیوبند نے بنایا تھا سپید اور سفید جھوٹ ہے۔ اس میں ذرا بھر بھی صداقت
نہیں۔ اور قرآن شریف نے جھوٹوں کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَى الْكَاذِبِينَ ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(مولانا) محمد اسماعیل نقشبندی